

جامع مسجد ہالینڈ میں خطاب

عزیز ساتھیو! السلام علیکم!

آپ کے شہر میں پہلی دفعہ آنا ہوا۔ آنے کا مقصد کوئی سیاست نہیں ہے، کسی فرقے کی دل آزاری نہیں ہے۔ ہر ملک میں، ہر شہر میں، ہر گھر میں کچھ دل والے ہوتے ہیں۔ ان دل والوں کو نکالنا مقصد ہے اور دل کی آواز اُن کے دلوں تک پہنچانا مقصود۔ حضور پاک ﷺ کے زمانے میں دو طرح کے علم تھے ایک زبان والوں کیلئے اور ایک دل والوں کے لئے۔ زبانی علم کو شریعت بولتے ہیں اور اُس دل والے علم کو طریقت بولتے ہیں۔ آپ ﷺ کے زمانے میں جن لوگوں نے صرف زبانی علم سیکھا اُنہی میں سے کوئی خارج ہوا اور کوئی منافق۔ آج وہی لوگ جو صرف ظاہری علم کے ہیں بہتر فرقوں میں تقسیم ہیں۔ اور جن لوگوں نے وہ دل والا علم بھی حاصل کیا وہ تھے صحابی یا رسول اللہ۔ اور ویوں سے بھی اعلیٰ مقام حاصل کر گئے۔ اب زبانی علم کی تشریع ضروری نہیں ہے اس کو بچہ بچہ بھی جانتا ہے۔ ہمارے علماء آتے ہیں، اُس کی تشریع کر جاتے ہیں۔ اُس کی جتنی بھی کھوج میں نکلیں گے ایک نیا فرقہ بن جائے گا۔ اور کچھ نہیں ہو گا فرقہ بن جائے گا۔ لیکن وہ دل والا علم، جس کو مسلمان بھول گئے ہیں، اُس کی تشریع ضروری ہے۔ دل والا علم، اُس کے لئے کچھ اشارے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور پاک ﷺ سے دو علم حاصل ہوئے۔ ایک تمہیں بتا دیا اگر دوسرا بتاؤں تم مجھے قتل کر دو۔ حضور پاک ﷺ فرماتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ سے تین علم حاصل ہوئے۔ ایک عام لوگوں کے لئے زبان والوں کیلئے، لیکن دل والوں کے لئے اور ایک صرف میرے لئے۔ اب وہ دل والا علم کیا ہے؟ اس کو طریقت بولتے ہیں۔ حضور پاک ﷺ کے زمانے میں یہ دونوں اکٹھ چلتے تھے، صحابہ تک اکٹھے چلے۔ پھر امام آئے اُن تک اکٹھے چلے۔ اس کے بعد یہ منتشر ہو گئے۔ زبانی علم علماء کے پاس اور دل والا علم درویشوں کے پاس۔ پھر ایک عرصہ آیا جیسے غوث پاک آئے اُنہوں نے دونوں کو اکٹھا کیا۔ غوث پاک کے بعد پھر یہ منتشر ہو گئے۔ پھر محمد صاحب آئے اُنہوں نے ان دونوں کو اکٹھا کیا، اُس کے بعد پھر منتشر ہو گئے۔ اب جب منتشر ہو گئے تو آپ جب عالم کے پاس جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ جو کچھ ہے شریعت میں ہے۔ یہی کہتا ہے نا؟ پھر جب آپ درویش کے پاس جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ جو کچھ ہے دل میں ہے۔ آپ کدھر جائیں۔ وہ اُس کی نفی کرتا ہے، کاٹ کرتا ہے۔ وہ اُس کی کاٹ کرتا ہے۔ آپ کو زبانی علم بھی چاہیے اور دل والا علم بھی چاہیے۔ زبانی علم جا کے علماء سے سیکھیں اور وہ دل والا علم جا کے درویشوں سے سیکھیں۔ کئی ایسے عالم ربانی بھی ہیں جن کے پاس دل والا علم بھی ہے اور زبان والا علم بھی ہے۔ اگر وہ مل جائیں تو وہ ایک دونوں سے بہتر ہے۔ ایسے عالم بھی ہیں پاکستان میں، لاڑکانہ میں محمد شریف صاحب، ملتان میں کاظمی صاحب۔ ایسے عالم بھی ہیں۔ اور باقی بھی ہیں لیکن وہ روپوش ہیں۔ اب وہ دل

والا علم کیا ہے؟ جس طرح یہ زبان اللہ اللہ کرتی ہے اسی طرح وہ دل، گوشت کا لوقہ، وہ بھی اللہ اللہ کر سکتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں ہم نے دل دیکھا ہے گوشت کا لوقہ اب ہے اُس کی زبان ہی نہیں ہے وہ کیسے اللہ اللہ کرے گا۔ یہی کہتے ہونا؟ ہم کہتے ہیں کہ یہ زبان بھی تو گوشت کا لوقہ اب ہے نا، یہ اللہ اللہ کیسے کرتی ہے؟ گوشت کا لوقہ اب ہے نا، یہ دوجہ دوں کے درمیان لٹکا ہوا ہے اور وہ دوپسلیوں کے درمیان لٹکا ہوا ہے۔ دونوں کو مشکل ہوگی۔ اگر یہ (گوشت کا لوقہ از زبان) بول سکتا ہے تو وہ (گوشت کا لوقہ ادل) بھی بول سکتا ہے۔ اُسی طرح یہ زبان بھی ایک گوشت کا لوقہ اب ہے نا۔ یہ اللہ اللہ کرتی ہے۔ اگر یہ بول سکتا ہے تو وہ بھی بول سکتا ہے۔ لیکن یہ (گوشت کا لوقہ از زبان) کیسے بولتا ہے؟ لیکن یہ (گوشت کا لوقہ از زبان) کیسے بولتا ہے؟ یہ جو ڈھانچہ (انسانی جسم) ہے جس میں وہ گوشت کا لوقہ (دل) ہے، اس میں کچھ مخلوقین ڈالی گئیں ہیں۔ جب اس میں مخلوقین ڈالی گئیں تب یہ اٹھا۔ اس میں سات مخلوقین ڈالی گئیں جن کو لاطائف بولتے ہیں نو اور مخلوقین ڈالی گئیں جن کو جسے بولتے ہیں۔ سولہ مخلوقین اس ڈھانچہ میں ڈال دی گئیں۔ جس طرح جن اور فرشتے ہیں، یہ مخلوقین ہیں اس طرح وہ مخلوقین ہیں۔ کوئی دماغ میں بیٹھ کر سوچنے کیلئے، کوئی دیکھنے کے لئے، کوئی سننے کے لئے، کوئی سو نگھنے کیلئے، کوئی چلنے کے لئے، کوئی بولنے کیلئے۔ اگر وہ مخلوقین نکل جائیں پھر یہ گرجائے گا۔ اگر اس کی زندگی ہے تو ان مخلوقوں سے ہے۔ ایک مخلوق جس کا نام ہے انفی، وہ سینے کے درمیان ہے، وہ مخلوق بولتی ہے اس گوشت کے لوقہ (زبان) کیلئے۔ وہ مخلوق بولتی ہے اس گوشت کے لوقہ (زبان) کے لئے۔ اگر وہ مخلوق ختم ہو جائے یا کسی کی نہ آئے اُس کو گونگا کہتے ہیں۔ ڈاکٹر کہتے ہیں زبان تو صحیح ہے یہ بولتا کیوں نہیں ہے؟ تو وہ مخلوق ہے نا۔ انسانوں اور جانوروں میں ان مخلوقوں کا فرق ہے۔ اگر یہ مخلوقین جانوروں میں بھی ہوتی تو وہ بھی کچھ نہ کچھ بولتے نا۔ زبان میں تو ان کی بھی ہیں۔ طوطہ ہی بول لیتے۔ جس طرح اس زبان کو بلوانے کے لئے وہ مخلوق ہے اسی طرح وہ جو گوشت کا لوقہ (دل) ہے اُس کو بھی بلوانے کے لئے بھی ایک مخلوق ہے۔ عربی میں گوشت کے لوقہ (دل) کو فواد کہتے ہیں اور وہ جو مخلوق اُس کو بلواتی ہے اُس کو قلب کہتے ہیں۔ فرق یہ ہے یہ جو مخلوق (زبان کو بلوانے والی) آزاد ہے اور وہ قلب ایک لاکھ اسی ہزار جالوں کے اندر بند ہے۔ اگر کوئی شخص اُس کو بھی آزاد کرائے تو جس طرح یہ زبان اللہ اللہ کرتی ہے اسی طرح وہ گوشت کا لوقہ بھی اللہ اللہ کرے گا۔ لیکن وہ آزاد کیسے ہو؟ وہ تو ایک لاکھ اسی ہزار جالوں کے اندر بند ہے۔ اگر کوئی شخص انڈے کی خاصیت سے بے خبر ہو اُسے کہا جائے یہ ہوا میں اڑے گا، یہ چوں کرے گا وہ کہے گا یہ غلط ہے۔ نہ اس کی ٹانگیں ہے نہ زبان ہے نہ پر ہیں روز توڑ کے دیکھتا ہوں اس میں کچھ بھی نہیں ہے تو کہتا ہے ہوا میں اڑے گا۔ اُس (انڈے) کا نام بیضہ ہے، تمہارے اندر بیضہ ناسوتی ہے۔ وہ تمہاری نقل ہے۔ اُس (بیضہ) کے اندر ایک مرغ بند ہے، اور اس (بیضہ ناسوتی) کے اندر ایک مرغ لا ہوتی بند ہے۔ وہ مرغ نکلے گا تو کہاں تک جائے گا؟ آسمانوں کی سیر کرے گا۔ جب یہ مرغ (لا ہوتی) نکلا تو یہ اللہ کی ذات تک پہنچے گا۔ اُس (بیضہ) کو مرغی کی ضرورت ہے

ورنہ بیکار ہو جائے گا۔ اور اس (بیضہ ناسوتی) کو مرشد کی ضرورت ہے۔ مرغی اُس (بیضہ) کو اس کے حساب سے گرمی پہنچائے گی اور مرشد اُس کے سینے کے حساب سے اُس میں اللہ کا نور پہنچائے گا۔ جب بیضہ پھٹے گا چوزہ نکلے گا کوئی اس کو سکھائے گا نہیں۔ وہ بغیر سیکھے سکھائے چوں کرو کرے گا۔ کیوں؟ کیونکہ چوں چوں اُس کی فطرت ہے۔ اور جب یہ (بیضہ ناسوتی) پھٹے گا بغیر سیکھے سکھائے اللہ اللہ کرے گا۔ کیونکہ یہ اللہ اللہ اُس کی فطرت ہے۔ اب تو نے دیکھا کہ میں تواللہ اللہ نہیں کر رہا میرے اندر سے کوئی چیز بیدار ہو گئی۔

یہاں دو طرح کی تسبیح چلتی ہے۔ ایک زبان والوں کی تسبیح اور ایک دل والوں کی تسبیح۔ سُنَا ہو گا کہ دل کی بھی تسبیح ہوتی ہے۔ زبان کی تسبیح؟ زبان کرتی ہے اللہ، وہ کرتی ہے ٹک۔ اب زبان بھی باہر، ٹک ٹک بھی باہر، تسبیح بھی باہر۔ وہ ٹک ٹک کے ساتھ اللہ اللہ کرتے ہیں۔ بغیر ٹک ٹک کے بھی اللہ اللہ ہو سکتی ہے۔ یہ بزرگوں نے کیوں بتایا؟ جس طرح بادل آپس میں ٹکراتے ہیں تو بھلی بنتی ہے۔ اسی طرح جب اللہ اللہ آپس میں ٹکراتا ہے تو نور بنتا ہے۔ ہم بھی باہر ہیں نور بھی باہر ہے اللہ اللہ بھی باہر ہے۔۔۔ یہ عبادت ہے روحانیت نہیں ہے۔ نور ضرور ہے، لیکن یہ نور یہاں کام نہیں آئے گا، اگر کام آیا تو آگے کام آئے گا، یوم محشر میں کام آئے گا۔ یہاں تو کام نہیں آئے گا۔ ایسے ہی لوگوں نے کہہ دیا کہ روحانیت ہوتی تو ہم میں ہوتی۔ یہاں بھی اتنی تسبیح ہاں ہو گئیں، نور بھی بنا ہم نے دیکھا بھی لیکن اگر روحانیت ہوتی تو ہم میں ہوتی۔ لیکن روحانیت پچھو اور ہے۔ اُنہی لوگوں نے کہا کہ اس سے آگے ہمیں کچھ نہیں ملا۔ بس طریقت بھی شریعت میں ہے حقیقت بھی شریعت میں ہے معرفت بھی شریعت میں ہے دیدار بھی شریعت میں ہے۔ بھی اگر دیدار شریعت میں ہے تو تم کو کیوں نہیں ہوتا؟ وہ لوگ جو چیز اندر جاگ اُٹھی، یہ زبان اس کی تسبیح یہ (پھر والی تسبیح) ہے وہ جو چیز جاگ اُٹھی اندر اُس کی تسبیح اندر ہے۔ یہ (تسبیح) ٹک ٹک کر رہی ہے تو تمہارے اندر بھی ٹک ٹک ہو رہی ہے۔ وہ جواندرا کی ٹک ٹک ہے وہ اُس مخلوق کی تسبیح ہے۔ اب تم اُس مخلوق کے اُستاد ہو گئے کہ تیری تسبیح یہ ہے۔ اب تم نے اُس ٹک ٹک کے ساتھ اللہ اللہ ملایا، کبھی ملا کبھی ہٹا، کبھی ملا کبھی ہٹا۔ اور تین سال کے بعد اتنا پختہ ہو گیا کہ تم سوتے رہے اللہ اللہ ہوتی رہی۔ اُس وقت سخنی سلطان باہر حمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کوئی جا گدھے سُتے ہو کوئی سُتیان جا گدھے ہو کچھ لوگ ایسے ہیں جو جاگ کر عبادت کرتے ہیں ساری رات لیکن سوئے ہوؤں میں شامل اور کچھ لوگ بستر پر سوئے ہیں اور ان کے دل اللہ اللہ کر رہے ہیں۔ حضور پاک ﷺ فرماتے ہیں ہم سوتے ہیں ہمارا دل نہیں سوتا۔ اب وہ ٹک ٹک، ان کا کیا کام ہے؟ وہ خون کو آگے دھکیلتی ہیں، نس نس میں پہنچاتی ہیں پھر وہ خون دل میں آتا ہے۔ اب اُس ٹک ٹک کے ساتھ اللہ اللہ مل گیا۔ اب وہ اللہ اللہ اُس ٹک ٹک کے ذریعے نس نس میں چلا گیا۔ جب اللہ اللہ پورے خون میں چلا جاتا ہے اُس وقت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں تو ایک دفعہ اللہ کہے گا تجھے ساڑھے تین کروڑ اللہ اللہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ کیسے ملے گا؟ کہ تیرے اندر ساڑھے تین کروڑ نسیں ہیں

دل نے ایک دفعہ اللہ کری ساڑھے تین کروڑ نسیں گونج آٹھیں۔ سخنی سلطان باہو نے فرمایا بہتر ہزار اور ثواب مل جائے گا۔ یہ جو مسامم ہیں جن سے پسینہ آتا ہے یہ بہتر ہزار ہوتے ہیں۔ دل نے ایک دفعہ اللہ کری بہتر ہزار آوازیں یہاں (مساموں) سے گونجیں۔ پھر علامہ اقبال نے فرمایا کہ خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے۔ فرمایا خودی کو کر بلند اتنا.... اور خودی کا مطلب سمجھایا کہ خودی کا سر نہاں لا الہ الا اللہ۔ تو لا الہ الا اللہ کا اتنا ذکر کر کر کہ لوگ کہیں مجنوں ہیں منافق ہیں ریا کار ہیں۔ پھر ایک اور شاعر، وہ پکار اٹھا گناہ گار پہنچے درپاک پر زاہد وہ پارسا دیکھتے رہ گئے۔ یہ زاہد وہ پارسا کیسے دیکھتے رہ گئے اور گناہ گار کیسے پہنچ گئے؟ جب کوئی زاہد وہ پارسا نیکی کرتا ہے کہ اما کا تبین اُس کی فائل پر لکھ لیتے ہیں۔ نماز پڑھی فوراً لکھ لی۔ نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔ نیکیاں فائل پر لکھی جا رہی ہیں اور ہر دل میں تکبر آتا جا رہا ہے۔ تکبر کو نکالنے کے لئے علم باطن ہے، علم طریقت ہے۔ اُس نے علم طریقت نہیں سیکھی۔ اب کیا ہوا؟ اُس کی فائل نیکیوں سے بھر گئی۔ اُدھر اُس کا دل تکبر سے سیاہ ہو گیا۔ جب تکبر سے دل سیاہ ہو گیا تو تکبر کے اور دوست بھی ہیں۔ جس طرح آپ اپنے دوستوں کو گھروں میں لے آتے ہو اسی طرح بجل ہے حسد ہے حرص ہے وہ بھی اُسی میں جمع ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کبھی کبھی اپنی مخلوق کو دیکھتا ہے۔ وہ فائلوں کو نہیں دیکھتا۔ وہ دلوں کو دیکھتا ہے۔ جب زاہد کا دل دیکھا تو تکبر سے بھرا پایا۔ اللہ تعالیٰ اُس سے بیزار ہو گیا۔ اُدھر ایک شخص گناہ گار تھا۔ اُس نے گناہ کیا۔ اُس کی بھی فائل لکھی گئی۔ جب فائل پر لکھا گیا تو پھر دل پر کیوں دھبہ لگایا گیا؟ دل پر تدبیح دھبہ لگاتے ہیں اگر نبی ولی کو ضرورت پڑی تو فائل دیکھیں گے۔ اگر اللہ کو ضرورت پڑی تو دل دیکھے گا کہ کتنا بڑا گناہ گار ہے۔ اُس (گناہ گار) نے کیا کیا، فائل گناہوں سے بھر گئی دل بھی گناہوں سے کالا ہو گیا۔ جب دل گناہوں سے کالا ہو گیا تو وہ کسی ولی کی چوکھٹ پر جا پہنچا۔ عابد زاہد تو خود ہی ولی بن جاتے ہیں۔ تکبر اُن کو خود ہی ولی بنادیتا ہے۔ اگر چلے بھی گئے تو جھکیں گے تو جھکیں نا؟ مسئلے مسائل میں ولیوں کو الجھائیں گے نابیٹھ کے۔ وہ (گناہ گار) عاجز تھا، وہ ناکارہ تھا وہ جا کے جھکا۔ اب درباروں پر جا کے دیکھو، سب زیادہ ہوتے ہیں۔ وہ جھکا تو ولی نے اُس کو سب سکھا دیا جس سے دل صاف ہوتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر چیز کو صاف کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی ہتھیار ہے دل کو صاف کرنے کے ذکر اللہ ہے۔ اُس (ولی) نے اُسے (گناہ گار کو) قلبی ذکر سکھا دیا۔ اب اللہ اللہ وہ کرتا رہا۔ اللہ اللہ کرنے سے اُس فائل کو نہیں مٹا سکا لیکن اللہ اللہ کرنے سے اُس نے اپنے دل کو چمکا لیا۔ جب اُس کا دل چمک اٹھا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو نہیں دیکھا فائل کو نہیں دیکھا چمکتا ہوا دل دیکھا۔ جب دل دیکھا تو اُس کے اوپر مہربان ہو گیا۔ جب اُس پر مہربان ہو گیا تو وہ فائل لکھی کی لکھی رہ گئی۔

اللہ اللہ کرنے والوں میں ایک اور خاصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ ایک بہت بڑا ہی ہے اور جو شخص اللہ اللہ کرتا

ہے وہ بھی سختی ہو جاتا ہے۔ ایک دن عیسیٰ علیہ السلام نے شیطان سے پوچھا کہ بتا تیراہترین دوست کون ہے۔ اُس نے کہا کنجوس عابد۔ کہ وہ کیسے؟ کہا کہ اُس کی عبادت کو اُس کی کنجوسی رایگاں کر دیتی ہے۔ کہا تیرا سب سے بڑا شمن کون ہے؟ (شیطان نے) کہا کہ گناہگار سختی۔ وہ کیسے؟ کہ اُس کی سخاوت اُس کے گناہوں کو جلا دیتی ہے۔

اب جب کسی کی نس نس میں نور چلا جاتا ہے تو وہ نور بن جاتا ہے۔ بہت سے لوگ حضور پاک ﷺ کو بھی نور ماننے سے قاصر ہیں۔ لیکن جس کے نس نس میں نور چلا گیا وہ بھی نور ہو گیا۔ اگر وہ عالم ہے تو پھر وہ نور علیٰ نور ہو گیا۔ یہ حدیث ہے کہ میری امت کے عالم بني اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہوں گے۔ پھر کافروں کو مسلمان بنایا وہ بھی عالموں نے بنایا۔ انہی کو عالم رباني کہتے ہیں۔ اور جو عالم اس علم طریقت کے بغیر ہیں انہی کو عالم سوء کہتے ہیں۔ وہ عالم کہتے ہیں کہ ہم بھی نمازیں پڑھتے ہیں ہم کو بے عمل کیوں کہتے ہو؟ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: جاہل عالم سے ڈرنا اور بچنا۔ صحابہ نے پوچھا عالم بھی اور جاہل بھی؟ فرمایا جس کی زبان عالم اور دل سیاہ یعنی جاہل ہو۔ وہ (علم رباني) کافروں کو مسلمان بناتے تھے یہ مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ بہتر (72) فرقے بنادیئے نا۔ وہ جو پہلا فرقہ تھا تسبیح والا وہ مسلمانوں کا ہے۔ ایک دوسرے کو کافر منافق کہتے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے کافر منافق کہتے ہیں۔ آپ مسلمان ہیں آپ مومن نہیں ہو سکتے۔ مومن کی تشریع سورۃ الحجرات میں ہے کہ اعراب نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے اللہ تعالیٰ نے کہا نہیں ان سے کہو صرف اسلام لے آئے ہو مومن تب بنو گے جب نور تمہارے دل میں آئے گا۔ جب دل میں نور اُرتتا ہے پھر وہ نہیں کہتا میں سُنی ہوں میں شیعہ ہوں میں وہابی ہوں۔ پھر کہتا ہے بس اُمّتی ہوں تمہارا یا رسول اللہ ﷺ۔ فرقہ واریت ختم ہو گئی نا۔

مسلمان کی نماز اور ہے مومن کی نماز اور ہے۔ اور ولی کی نماز اور ہے۔ یہ سب پچھتمہارے اندر ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ ولی پیش نہیں کہاں سے آ جاتے ہیں۔ ولاست تو تمہارے اندر ہے۔ جو بھی بچا اس دُنیا میں آیا ولاست کاراز لے کر آیا، خواہ کافر کا ہوا، ہندو کا ہوا۔ تاریخ گواہ ہے کافر کے بچے مسلمان ہوئے ولاست کاراز سیکھا اور بڑے بڑے ولی بنے۔ جب کافر کے بچے وہ راز لے کے آئے تو مسلمان کے بچے میں وہ راز نہیں ہو گا؟

ولاست کاراز کیا ہے۔ تم نے دیکھا ہو گا کہ رات کو یہاں سوتے ہو اور دوسرے شہروں میں گھومتے ہو۔ تم تو نہیں ہوتے لیکن وہ تمہارے اندر کی وہ مخلوق ہوتی ہے نا۔ تمہاری ہی چیز ہوتی ہے نا۔ وہ تمہارا نفس ہے وہ شیطانی چیز ہے۔ وہ آزاد ہے۔ اُس کو نفسانی غذا ملتی ہے۔ اسی طرح کی وہ تمہارے اندر اور رو جیں ہیں وہ نسوں میں پیوست ہیں۔ کوئی کس نس میں کوئی کس نس میں، کوئی ادھر کوئی اُدھر۔ اُن کو گوشت روٹی نہیں چاہیے اُن کو اللہ کا نور چاہیے۔ وہ نور روحوں تک پہنچے۔

جب تمہاری نس نس میں اللہ اللہ گیا، وہ اللہ اللہ اُن تک پہنچا۔ جب اُن تک اللہ کا نور پہنچا تو بیدار ہو گئیں۔ جب بیدار ہو

گئیں تو انہوں نے اندر اللہ کرنا شروع کر دیا۔ تین سال تک باشур ہو گئیں۔ اب تم نے خواب میں دیکھا کہ حضور پاک ﷺ کے روپ میں ہوں، خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں۔ بارہ سال لگتے ہیں اللہ کے نور کی غذائے یہ بالکل بالغ ہو جاتی ہیں۔ جب بالغ ہو جاتی ہیں تواب سونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب تم نے سوچا دیکھیں حضور پاک ﷺ کیا کر رہے ہیں۔ تم نے سوچا اور کوئی چیز ادھر (سینے سے) نکلی اور حضور پاک کے قدموں میں۔ اُس وقت بلہ شاہ نے فرمایا:

لوکی پنج ویلے عاشق ہرویلے لوکی مسیتی عاشق قدمان

جو لوگ پانچ وقت رب کو یاد کرتے ہیں اُن کی انتہا مسجد ہے۔ باجماعت ہو جائیں گے۔ لیکن جو لوگ اس کے ساتھ ساتھ اللہ بھی کرتے ہیں وہ تو حضور پاک ﷺ کے قدموں میں ہونگے۔ قدموں میں پنج کے نوازے تو گئے نا۔

اب تم نے سوچا دیکھیں اور کیا ہو رہا ہے۔ تم نے سوچا وہ سینے سے نکلیں اور پرواہ کر گئیں۔ فرشتوں نے روکا، نہیں رکیں۔ کہنے لگے جو کچھ بھی ہے بیت المعمور سے آگے جل جائے گی۔ یہ بیت المعمور سے بھی آگے چلی گئیں، وہاں پنج گئیں جہاں رب کی ذات ہے۔ ظاہری جسم سے حضور پاک ﷺ وہاں پنج اور ان مخلوقوں سے ولی وہاں پہنچتے ہیں۔ جب کوئی وہاں پنج جاتا ہے تو اُس وقت اُس کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اب میں تجھے دیکھ لوں تو مجھے دیکھ لے۔ ایک دوسرے کو پیار سے دیکھتے ہیں۔ دوستی اُس وقت ہو گی جب پاس پنج گیا۔ یہاں کہتے میں ولی اللہ۔ ولی اللہ کا دوست ہوتا ہے۔ دوست اُس کو کہتے ہیں جو دوست سے ملاقات کرے بات چیت کرے، دیکھے۔ وہ ولی اللہ ہوتا ہے نا۔ ایک دوسرے کو پیار سے دیکھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اب نیچے چلا جا۔ اب جو تجھے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے۔ اب فرشتوں کو یہ بات پتہ چلتی ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے بڑے مشتاق ہیں۔ وہ ولی جب

اللہ کو دیکھتا ہے تو اللہ کا نقشہ اُس کی آنکھوں میں آتا ہے اور پھر آنکھوں سے دل میں آتا ہے۔ پھر وہ فرشتے اُس کو دیکھنے اُس کے پاس آتے ہیں۔ پھر کیا ہوتا ہے کہ وہاں وہ سورہ ہے اور فرشتوں کی قطار درقطار آسمان تک لگی ہوئی ہے۔ اُس نقشے کو دیکھنے کیلئے جو اُس کے اندر اللہ کا نقشہ ہے۔ یہ جوان الحق کے نعرے لوگوں نے لگائے وہ اسی شیخ پر لگائے۔ اس کو فنا فی اللہ کہتے ہیں۔ اسی کے لئے اگر ایسا مرشد کسی کو مل جائے جو سلطان صاحبؒ نے فرمایا: اس امرشد پھر یا آپ ہی سارا ہو۔ اور اُسی کے لئے فرمایا ہے: مرشد دادیدار ہے باہمینوں لکھ کر وڑاں ججاں ہو۔

وہاں کعبے پر وہ نقشہ نہیں ہے۔ اللہ کا نقشہ کعبے میں تو نہیں ہے نا۔ اللہ کا نقشہ دل میں ہے۔ جب رابعہ بصری کے دل پر وہ نقش آیا تو کعبے کو حکم ہوا کہ جاؤں کا طواف کر۔ یہاں تک انسان پنج سکلتا ہے۔ اب یہ جو چیزیں ملنی تھیں کہاں سے ملیں؟ ہم تو ساری عمر نمازیں پڑھتے رہے ہیں۔ نماز اس طرح ہے جس طرح فوجی پر پیدا لازم ہو گئی۔ جب سپاہی بھرتی ہو جائے پر پیدا کرتا

ہے۔ جب تک تو کو رس نہیں کرے گا سپاہی ہی رہے گا ساری عمر۔ اسی طرح مسلمان ہو گئے تو نماز فرض ہے۔ جب تک تو دوسرے سبق نہیں سیکھے گا تو نمازی ہے نا اور تو کچھ نہیں بنا۔ دوسرے سبق ہیں، قلب کا، روح کا، سری کا، خفی کا، نفس، انداہ سب عبادتیں کرتی ہیں۔ جتنی مخلوقیں ہیں ان کو اندر سے نکال کر عبادتیں سکھانی ہیں۔ وہ طریقت ہے۔ غوث پاک^۹ نے ایک وقت میں نو آدمیوں کی دعوت کھائی۔ نو آدمیوں کے گھر جا کے کھانا کھایا۔ آپ^{۱۰} کا جسم مبارک مسجد میں موذن کے پاس، اور وہ جسم کے اندر کی مخلوقیں وہ جا کے کھانا کھارہی ہیں۔ اگر کھانا کھایا ہو گا تو با تیں بھی کری ہونگی۔ بیٹھی بھی ہونگی اٹھی بھی ہونگی۔ اور جن میں اٹھنے بیٹھنے اور باتوں کی طاقت ہے نماز بھی پڑھیں گی۔ اور ہو سکتا ہے ان کی نماز خانہ کعبہ میں ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ نماز عرش معلیٰ پر ہوتی ہے لوگ کہتے ہیں کسے ہوتی ہے۔ یہ جسم عرش معلیٰ پر نہیں جاتا ہے۔ وہ جو جسم کے اندر کی چیزیں ہیں وہ عرش معلیٰ پر جاتی ہیں۔ اور ثواب کس کو ملتا ہے؟ جس کی ہیں۔ ہمارے بہت سے لوگ ان چیزوں کو نہیں مانتے ہیں لیکن یقین کریں کہ 1965ء کی جنگ میں سکھ پائلٹوں نے اس کی تصدیق کری ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم اوپر سے بم پھینکتے تھے لیکن وہ نیچے سفید جامے والے اس کو پکڑ لیتے تھے پتہ نہیں کیا چیزیں تھیں۔ مجدد (الف ثانی) صاحب سے کسی نے پوچھا کہ میں نے آپ کو فلاں دین خانہ کعبہ میں دیکھا۔ فرمائے لگے میں تو نہیں گیا۔ دوسرے نے کہا میں آپ کو اُسی دن حضور پاک ﷺ کے روضے پر دیکھا۔ کہا میں نہیں گیا۔ تیسرا نے کہا اُسی دن غوث پاک^۹ کے روضے پر دیکھا۔ کہا میں نہیں گیا۔ لوگوں نے کہا پھر کیا تھا؟ فرمائے لگے میرا اندر تھا۔ یہ جتنے یہاں بیٹھے ہیں ان کے اندر وہ مخلوقیں موجود ہیں۔ اگر تم انہیں سے کوئی ایک کو بھی جگا لو تو تم مر کے بھی زندہ ہو۔ وہ مر بھی گئے زندہ بھی ہیں۔ اگر تم نے ان کو نہیں چھیڑا تو پھر چالیس سال بعد یہ ختم ہونا شروع ہو جائیں گی۔ آہستہ آہستہ ساٹھ سال تک ہو سکتا ہے بالکل ہی ختم ہو جائیں۔ پھر تم زندہ ہی مردہ ہو۔ پھر ادھر نفس کس طرح دھوکہ دیتا ہے، وہ اُس کا اندر ختم ہو گیا ہے، داڑھی بالکل سفید ہو گئی ہے۔ اب کچھ کر تو سکتا نہیں سفید کپڑے پہن لئے، سفید داڑھی ہو گئی، تسبیح لے لی بیٹھ گئے۔ لوگوں کی نظر میں بزرگ بن گیا لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر وہ ناکارہ ہے۔ (جاری ہے۔)



انجمان سرفروشان اسلام، انٹرنیشنل

